روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر : نسیم سیفی

خطبہ نمبر 15

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 206

منگل 25 ربیع الثانی - 1417ھ 10 تبوک 1375ھش 10 ستمبر 1996ء

ترجمہ کلام الٰہی کلاس کے بارے میں ضروری اعلان

احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پروگرام ترجمہ کلام الٰہی کلاس کو ابتداء سے دوبارہ قسط وار دکھانا شروع کیا تھا تاکہ جو ناظرین پہلے استفادہ نہیں کر سکے وہ فائدہ اٹھالیں۔ حضرت صاحب کے بیرون لندن قیام کے دوران اس کا وقت روزانہ 6 تا 7 بجے (پاکستانی وقت) تھا۔ اب حضرت صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا اب تا اطلاع ثانی پرانی قسطوں کی دوہرائی کا پروگرام روزانہ 3 تا 4 بجے شام (پاکستانی وقت) پر دکھایا جائے گا۔

ناظرین یاد رکھیں کہ معمول کا ترجمہ کلام الٰہی پروگرام جو تازہ اقساط پر مشتمل ہو گا بدستور سوموار ، منگل کو شام چھ بجے دکھایا جاتا رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی نظام سے وابستہ جماعت کو مالی نظام کی تقویٰ کی باریک راہوں پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہیئے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 3 نومبر 1995ء بمطابق 3 نبوت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

(۔) آج کے خطبے کا موضوع مالی قربانی ہے اور اس کا موقع یہ پیش آیا کہ تحریک جدید کا ایک سال ختم ہو کر اب نئے سال کا آغاز ہوا ہے۔ اور ایک لمبے عرصے سے یہی دستور چلا آرہا ہے کہ جب تحریک جدید کا ایک مالی سال ختم ہو کر دوسرے سال میں داخل ہوتا ہے تو پہلے خطبہ میں سوائے اس کے کہ کوئی مانع ہو جائے' کوئی اور روک پیدا ہو جائے تحریک جدید ہی کے موضوع پہ خطبہ دیا جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے مالی قربانی کا جو مضمون میں نے (۔) بیان کرنا ہے پہلے اس سے متعلق بات کروں گا پھر (اللہ نے چاہا تو) وہ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھوں گا جو گزشتہ سال کے اور اس سے پیوستہ سال کے ہمارے سامنے آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اللہ ایک ایسے غلام کی مثال پیش کرتا ہے جس کے قبضے میں کچھ بھی نہ ہو (۔) اور ایک ایسے شخص کی مثال جسے ہم نے اپنی جناب سے پاکیزہ رزق عطا کیا ہو (۔) اور وہ اس میں سے چھپا کے بھی خرچ کرے اور ظاہر کر کے بھی خرچ کرے (۔) کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں (۔) سب تعریف اللہ کے لئے ہے (۔) بلکہ اکثر ان میں ایسے ہیں جو نہیں جانتے۔

یہاں جو عبد مملوک کی مثال ہے اس سے ذہن میں یہ مضمون ابھرتا ہے کہ کوئی ایسا شخص ہو جو بے چارہ غریب ہو' اس کے پلے کچھ نہ ہو' قبضہ قدرت میں کچھ نہ ہو' اس کی مثال کے مقابل پر خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال دی گئی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے تو وہ تو معذور ہے اس کا تو اختیار ہی کچھ نہیں۔ اس کو ایک نیک' صاحب حیثیت کے مقابل پر رکھنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اس لئے دراصل عبد مملوک کے مضمون کو سمجھا نہیں گیا۔ عبد مملوک سے مراد وہ شخص ہے جو مالی لحاظ سے خواہ کیسی ہی کشائش رکھتا ہو مگر جس مال کا مالک ہے اس کا غلام بھی ہے اور اسی مال کے بندھنوں میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ کلیتاً بے اختیار ہو چکا ہے۔ یا جس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دنیا کے دام میں پھنس چکا ہے اور اسے کوئی آزادی دنیا سے نصیب ہی نہ ہو کہ کار خیر میں کچھ کوشش کر سکے۔ تو عبد مملوک کے مقابل پر وہ عباد اللہ ہیں جو خدا کے غلام ہو جاتے ہیں اور ان کو پھر خیر کی آزادیاں نصیب ہوتی ہیں۔

پس یہ دو قسم کے غلام ہیں جن کا موازنہ (کلام الٰہی) فرماتا ہے یہاں اختصار کے ساتھ' بعض جگہوں پہ تفصیل کے ساتھ۔ پس دو میں سے ایک غلامی تو تمہیں بہرحال اختیار کرنی ہو گی۔ ایک غلامی وہ ہے جو شیطان کی یا دنیا کی لالچ کی اور دنیا کے اموال کی غلامی ہے۔ اس غلامی میں تم ہر خیر کے فعل سے عاجز آجاؤ گے۔ کسی نیک کام کی توفیق نہیں ملے گی اور دن بدن زیادہ سخت بندھنوں میں تم بے بس اور مقید ہوتے چلے جاؤ گے۔ اور یہ وہ سلسلہ ہے جس کے متعلق (۔) وہ مثال صادق آتی ہے۔ کہ (۔) اس کو کچھ بھی اختیار نہیں' کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اب وہ لوگ جو بے حد امیر ہوں مگر جتنے امیر ہوں اتنا ہی اپنے اموال کے خود غلام بن چکے ہوں وہ بے چارے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے اوپر بھی خرچ نہیں کر سکتے' اپنے بچوں پہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اپنی خواہشات بھی اس سے پوری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مال کی غلامی کے سوا اور کوئی خواہش باقی نہیں رہتی اور یہ خواہش ہر دوسری خواہش پر غالب آجاتی ہے۔ تو یہ اس سفر کی انتہا دکھائی گئی ہے جو مادہ پرستی کا سفر ہے۔ جس میں انسان خود اپنی گردن مادے کے نیچے دے دیتا ہے اور وہ پھر اس پر قبضہ کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ کیسی آزادی ہے کہ انسان خود اپنی ملکیت کا غلام ہو جائے۔

اس کے برعکس اللہ کی غلامی کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ ہم ایسے شخص کو جو ہمارا غلام ہو جاتا ہے وہ ہمارے رنگ سیکھتا ہے ہم اسے عطا کرتے ہیں وہ آگے عطا کرتا ہے۔ اور یہ ممکن ہی نہیں کہ غلام ہو اور آقا کے مزاج کے خلاف مزاج رکھے۔ کیونکہ آقا کے مزاج کے خلاف اگر مزاج ہو بھی تو اس مزاج کو استعمال کرنے کی اسے اجازت ہی نہیں ہوتی۔ مملوک کامل تو وہ ہے جو اپنے آقا کے مزاج کے مطابق چلتا ہے۔ پس دھن کا بھی ایک مزاج ہے جس کو ایک ہندی مصرعہ کی صورت میں یوں کہا گیا ہے گویا ایک قسم کی ضرب المثل ہے کہ۔

مایا کو مایا ملے کر کر لانبے ہاتھ
تلسی داس غریب کی کوئی نہ پوچھے بات

یعنی شعر ہے مصرعہ نہیں کہ دولت کا مزاج تو یہ ہے کہ دولت کو ملتی ہے اور لمبے لمبے ہاتھ کر کے اسے سمیٹتی چلی جاتی ہے اور یہ مزاج جو ہے وہ غریب سے مستغنی ہو جاتا ہے اسے کچھ بھی پرواہ نہیں رہتی کہ بنی نوع انسان میں سے دوسرے لوگ کس حال میں زندگی بسر کر رہے ہیں کیونکہ دولت کو دولت کی حرص ہوتی ہے یہی جہنم کا مزاج (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے اور مادہ پرستی کے اندر یہ بات شامل ہے۔ پس فرمایا جن کو ہم رزق دیتے ہیں وہ تو ہمارا مزاج لیتے ہیں یعنی اللہ تو رزق سب کو دیتا ہے مگر یہاں بڑے پیار سے ان بندوں کا ذکر ہے جو خدا کے ہو چکے ہوں جب وہ خدا سے رزق لیتے ہیں تو پھر خدا کی طرح اس مال کو آگے خرچ کرتے ہیں اور خرچ بھی (۔) چھپا کے بھی اور ظاہر بھی' چھپا کے بھی اور اونچی آواز سے بھی یعنی بتا کے بھی۔

اب یہ بھی اللہ کا مزاج ہے اور اللہ کی اکثر عطا (خاموش) ہے اس میں اکثر صفات جو انسان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

دی ہیں یا اپنی ہر مخلوق کو جو عطا کی ہیں وہ بغیر شور کے ہیں ان میں کوئی اظہار نہیں' نہ ان صفات کے مالک کو جن کو عطا کی گئی ہیں' اس کا شعور ہی ہوتا ہے کہ میں کن کن صفات کا مالک ہوں نہ وہ گفتگو میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اب سائنس دان مثلاً انسان کے اندرونی اعضاء کی' جو مخفی اعضاء ہیں انسان کی نظر سے' ان کی جو صفات معلوم کر رہے ہیں یہ تو ابھی سفر کا آغاز ہے مگر جتنی بھی معلوم کر چکے ہیں بے انتہا علم کے خزانے ہیں جو ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ اور ان کے متعلق کوئی شور نہیں تھا' کچھ بتایا ہی نہیں گیا' کوئی احسان تفصیل سے جتایا نہیں گیا۔ اللہ کے مخفی ہاتھ نے ایک عطا کر دی ہے اور وہ ساری کائنات میں اسی طرح ایک مخفی ہاتھ سے عطا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ اس عطا کو کھل کر اپنے جوہر دکھانے کا موقع ملتا ہے وہ آواز کی صورت میں دوسروں تک پہنچتی ہے۔ انسان کو جو صفات حسنہ عطا کی گئی ہیں ان میں انسان بولتا بھی ہے لکھتا بھی ہے اپنے کلام کے ذریعے' اپنے اشاروں کے ذریعے' اپنی دوسری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے بنی نوع انسان پر اپنی صفات کو اس طرح ظاہر کرتا ہے کہ اس کی انا اس سے تسکین پاتی ہے۔ پس وہ تو اپنی تسکین انا کی خاطر کرتا ہے مگر درحقیقت یہ اللہ کا ہاتھ ہے جو اس کے اندر بول رہا ہے۔ اس کی نیت اور ہے مگر اللہ نے اس کو وہ صلاحیت بخشی ہے جو بلند آواز سے بتا سکتی ہے کہ میں ایک صلاحیت ہوں۔ ایسی نعمتیں عطا کی ہیں جن میں طاقت ہے اپنے اظہار کی اور وہ پھر چھپی نہیں رہتیں اور اس مضمون کا تعلق صرف لفظی اظہار سے نہیں ہے یا تحریری اظہار سے نہیں ہے بلکہ عملاً بہت سی ایسی نعمتیں ہیں جو اپنی زبان حال سے بولتی ہیں۔ آنکھیں ہیں' ایک انسان جو آنکھوں والا پھر رہا ہے اس کی آنکھوں کی طرف خواہ آنکھوں والے کا دھیان عام طور پر نہ بھی جائے یا خود اپنی آنکھوں پر بھی غور نہ کرے مگر جب کوئی اندھا دیکھتا ہے تو اس کی آنکھیں بولنے لگتی ہیں اور جن آنکھوں کو وہ دیکھتا ہے وہ بھی بولنے لگتی ہیں۔ انسان کو بتاتی ہیں کہ اللہ کا بڑا احسان تھا جو "سراً" تھا تمہاری نظر سے مگر عملاً تو "جہراً" ہے۔ یہ تو ہر وقت دکھائی دینے والی چیز ہے۔ اس کا پیغام ہر لحہ سمجھنے والا' سننے والا اور سمجھنے والا ہے۔ زبان بولتی ہے کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جو کھلی اور ظاہر نعمت ہے۔ مگر جب گونگے سے بات کرنی پڑے کسی گونگے کو مشکلات میں مبتلا دیکھیں تب سمجھ آتی ہے کہ یہ تو ایک خدا کا انعام جہر ہے۔ نوک پلک درست ہو انسان کے چہرے کی' دونوں آنکھیں ہوں' ناک ہو' ہونٹ ہوں متوازن ہوں تو یہ بھی ایک جہری انعام ہے' یہ "سری" انعام نہیں۔ مگر انسان بسا اوقات اللہ کی نعمتوں کو ان کے "جہر" کو بھی "سر" میں بدل دیتا ہے۔ خیال ہی نہیں کرتا ان کا۔ لیکن جب ایک انسان کے ہاں مثلاً ایک معذور بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ناک کے اندر ایک پردہ نہیں تو آواز ہی ناک سے نکلتی ہے اور ساری زندگی کے لئے وہ آواز اسے اپنی اس نعمت کا احساس دلاتی ہے جو اسے میسر ہے پہلے خیال ہی نہیں آتا تھا۔ تو ایک بگڑی ہوئی آواز ایک صحت مند آواز کے حق میں بولتی ہے اور بتاتی ہے کہ کتنا بڑا انعام تھا جو جہری انعام تھا جس سے تم نے آنکھیں بند رکھیں اور اپنے کان بند رکھے۔ تو یہ نظام ہے اللہ تعالیٰ کی عطا کا۔ تو جو اس کے بندے ہیں انہوں نے اسی سے آخر زندگی کی رمزیں سیکھنی ہیں' زندگی کی ادائیں سیکھنی ہیں۔ پس خدا کے پاک بندے بھی سراً بھی نیکیاں کرتے ہیں اور جہراً بھی کرتے ہیں۔

اور یہ عجیب لطف کی بات ہے کہ جتنا خدا سے دور ہو لیکن خدا کی طرف حرکت کر رہا ہو اس کی ظاہری نیکیوں کا توازن "سری" نیکیوں کے مقابل پر زیادہ ہوتا ہے۔ اور جتنا کوئی خدا کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے یہ توازن الٹتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ظاہری نیکیاں اس کی "سری" نیکیوں سے مغلوب ہو جاتی ہیں اور اکثر نیکیاں اس کی مخفی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ (۔) ذات پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ جب تک خدا نہ ان کو ابھار کے ان کی طرف سے اعلان کرے اور ان کے حسن کا اظہار نہ کرے وہ مخفی رہتے ہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے ابتدائی دور اور دوسرے دور کا موازنہ فرمایا ہے۔ اس میں یہی راز کھولا ہے کہ اگر خدا مجھے

مجبور نہ کرتا اور خود مجھے باہر نکال کر دنیا کو نہ دکھاتا تو میں اس حال پہ راضی تھا جو میرا مخفی حال تھا۔ پس سوائے اللہ کے کوئی آنکھ نہیں جانتی تھی کہ میں کیا کرتا تھا' میری کیا سوچیں تھیں' میرے کیا

اعمال تھے کیونکہ وہ دنیا کی نظر سے مخفی تھے۔

پس یہ بھی ایک عجیب سفر ہے جو اظہار سے اخفاء کی طرف چلتا ہے جو جہر سے "سر" کی طرف روانہ ہے اور انفاق فی سبیل اللہ میں بھی یہی مضمون ہے۔ اللہ کی راہ میں ظاہری مال خرچ کرنے والے بھی شروع میں اتنا مخفی ہاتھ نہیں رکھتے لیکن دن بدن پھر اظہار سے کچھ گھبرانے لگتے ہیں۔ اظہار مزاج کے مطابق نہیں رہتا پھر جیسا کہ مجبوریاں ہیں مثلاً آنکھ کے حسن کا اظہار تو ہو گا ہی اگرچہ اس کے پیچھے وہ رگیں پوشیدہ ہیں جن کے بغیر آنکھ بے کار ہے' وہ دماغ پوشیدہ ہے جس کے بغیر ان رگوں کا نظام بے کار ہو جاتا ہے' وہ دماغ کے اندرونی رابطوں کا نظام ہے جو نظر میں نہیں آتا تو آنکھ میں جو ظاہر ہے اس "سر" کا پہلو بہت زیادہ ہے۔ کان میں بھی جو ظاہر ہے "سر" کا پہلو بہت زیادہ ہے۔ زبان میں بھی جو بولتی ہے وہ مخفی اسرار اور علامات جو زبان کے بولنے کے نظام کے پیچھے کام کر رہے ہیں وہ دکھائی نہیں دیتے نہ وہ سنائی دیتے ہیں۔ تو اسی طرح خدا کے بندے جب خدا کی طرف حرکت کرتے ہیں اور نسبتاً کم مملوک ہوتے ہوئے زیادہ مملوک بننے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی غلامی سے آزاد ہو کر ان کی زنجیریں اتار رہے ہوتے ہیں اور اللہ کی رضا کی زنجیروں کے لئے اپنے ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں یہاں تک کہ یہ سفر کامل طور پر ان کو خدا کا مملوک بنا دیتا ہے۔ ان کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "عباد الرحمٰن"۔

اب وہ صفات دیکھیں جو عباد کی ہیں۔ لفظ عباد وہی استعمال فرمایا جا رہا ہے جو خدا کے سب بندوں پر استعمال ہوتا ہے لیکن وہ صفات مخصوص ہیں ان عباد کی جو طوعی طور پر خدا کے عبد بنتے ہیں۔ مجبوراً تو سب عبد ہیں ہی لیکن مجبوری کی غلامی' صفات حسنہ جو خدا کی طرف سے بندے میں منتقل ہوتی ہیں ان کی راہ میں روک بن جاتی ہے۔ مجبوری کی غلامی کا مطلب یہ ہے کہ دل کسی اور کا غلام ہے اور خدا کے رستے میں ہم مجبور ہیں وہی مالک ہے اس کی مرضی کے خلاف کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے وہ جو خدا کی صفات حسنہ یا اسماء کا ایک بہاؤ ہے خدا کی طرف سے بندے کی طرف وہ عباد الرحمان کے سوا دوسرے بندوں کو نہیں پہنچتا سوائے اس کے جو فیض عام کی صورت میں ہر مخلوق کو حاصل ہی ہے۔ وہ حاصل نہ ہو تو کوئی سفر اس کی جانب ہو ہی نہیں سکتا۔ تو ایسی صورت میں اپنے خرچ کو دیکھ اس سے بھی اپنی ذات کو پہچانا جا سکتا ہے۔ اپنے خرچ کے انداز کو دیکھ کر اس کے آئینے میں بھی انسان معلوم کر سکتا ہے کہ میں اپنی روح کی کیا شکل بنا رہا ہوں اور پھر پہلے اور بعد کے موازنے سے انسان یہ معلوم کر سکتا ہے کہ میرا سفر خدا کی سمت ہے یا خدا سے دور ہے۔

پس خرچ کرنے والا آخری عمر میں جا کر اپنے خرچ سے تھک رہا ہو اس کی طبیعت پہ خرچ کی صورت میں زیادہ بوجھ پڑنے لگا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُسے خدا کی غلامی کی زنجیریں بھاری لگنے لگی ہیں اور وہیں سے اس کا سفر ترقی معکوس کی طرف الٹ جاتا ہے۔ پس مالی نظام سے وابستہ جماعت کو مالی نظام کی تقویٰ کی باریک راہوں پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کیونکہ جو خدا کے دین کی ضرورت ہے' تحریک تو اس کی خاطر کی جاتی ہے' مگر وہ ضرورت پورا کرنا اس نظام کی پوری تصویر نہیں ہے۔ اس نظام کے پس منظر میں جو "سری" انعامات ہیں اللہ تعالیٰ کے وہ اس سے زیادہ ہیں جو ضرورت کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی اس مضمون پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بہت باریک نکات ہمارے سامنے رکھے ہیں (۔) اس لئے مالی نظام کا وہ پہلو تو ہمیں جماعت میں دکھائی دے رہا ہے جو ضرورت حقہ پوری کرتے وقت دکھائی دیتا ہے۔ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانے میں ایک (۔) جماعت دنیا میں پیدا فرمائی ہے۔ جو خالصتہً للہ وہ قربانی کرتی چلی جاتی ہے جو دنیا کی نظر میں کمر توڑنے والے بوجھ ہیں۔ جو عام دنیا دار کے اوپر ڈالے جائیں خواہ وہ ٹیکس کی صورت میں ڈالے جائیں یا اور کسی بہانے سے تو تمام دنیا کا انسان اس نظام کے خلاف بغاوت کر دے اور دنیا کا امن برباد ہو جائے۔ انسان اتنے بوجھ اٹھا ہی نہیں سکتا خواہ قانون کی مجبوری سے بھی اٹھانے پڑیں۔ لیکن ایک جماعت ایسی ہے جو جتنا بوجھ اٹھاتی ہے اور زیادہ دل چاہتا ہے کہ اور بھی اس میں اضافہ کرتے چلے جائیں' اور نظریں ڈھونڈتی ہیں' اپنی جیبوں کی تلاش کرتی ہیں' اپنے عزیزوں کی جیبوں کی تلاش کرتی ہیں' بہانے ڈھونڈتی ہیں کس طریقے سے ہم کچھ خرچ کم کر دیں' کس طریقے سے محنت زیادہ کر کے کمائی زیادہ کریں تاکہ یہ ضرورت پوری ہو اور ہمارے دل کو چین نصیب ہو۔

تو یہ سفر جو ہے یہ عبودیت کی طرف عبد کا سفر ہے' جس کی تفصیل اس میں ملتی ہے کہ پھر وہ خدا کے رنگ اختیار کر کے مخفی بھی خرچ کرتے ہیں اور جہراً بھی۔ اب مخفی کو پہلے رکھنا بتا رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مخفی کو فوقیت دیتے ہیں۔ پس یہ بات جو میں نے بیان لی ہے کہ ان کا سفر مخفی نظام قربانی کو بڑھانے کی طرف ہے اور ظاہر کا نمبر بعد میں آتا ہے۔ یہ اس آیت کے کلمات کی ترتیب سے ظاہر ہے "سراً و جہراً" دل ان کا چاہتا ہے سراً کرنے کو۔ فوقیت دیتے ہیں "سر" کو لیکن مجبوریاں ہیں بعض دفعہ اگر "سر" ہی رہے تو سارے (اہل ایمان) میں جو جذبے کو آگے بڑھانے کا نظام ہے اس میں کمزوری آجائے گی۔ اور ان کا اعلان' ان کا جہر اپنی ذات کو نمایاں کرنے کے لئے نہیں بلکہ دوسرے (ایمان والوں) میں قربانی کا جذبہ بڑھانے کی خاطر ہوتا ہے اور اسی وجہ سے نظام جماعت کو بعض دفعہ ان کے ذکر بھی کرنے پڑتے ہیں۔ اگر انفرادی طور پر نہ کیا جائے تو جماعتی طور پر کرنے پڑتے ہیں۔ اور جماعتی طور پر جب ظاہر کئے جاتے ہیں تو جماعت کی عمومی انا کو ضرور کچھ تسکین ملتی ہوگی مگر یہ وہ تسکین ہے جو اللہ کی خاطر قربانی کرنے کے احساس کے نتیجے میں ملتی ہے۔ اس لئے یہاں انا کی تسکین ناجائز نہیں بلکہ پر لطف بھی ہے اور جائز بھی ہے۔

مگر انفرادی طور پر اگر بار بار نام لئے جائیں جو بعض دفعہ کبھی کبھی لینے بھی پڑتے ہیں تو اس صورت میں خطرہ یہ ہے کہ اس فرد کی انا موٹی ہو جائے اور محض للہ تسکین نہ پائے بلکہ اس کی جو اپنے دکھاوے کی فطری تمنا ہے' اپنے آپ کو بڑا دکھانے کا جو جذبہ زندہ چیز میں پایا جاتا ہے وہ جذبہ موٹا ہو جائے اور اسی حد تک وہ خدا کے قرب سے محروم ہوتا چلا جائے۔ پس یہ سارے جو توازن ہیں ان کو برقرار رکھنا پڑتا ہے اور کبھی ایک پہلو پر زور دیا جاتا ہے کبھی دوسرے پہلو پر۔ مگر جہاں تک جماعتوں کی دوڑ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اس میں کوئی قباحت کا پہلو نہیں ہے' کم از کم اب تک ہمیں کوئی قباحت کا پہلو دکھائی نہیں دیا۔ اس لئے پہلے تو بسا اوقات نام بھی لئے جاتے تھے مگر اب حتی المقدور میری کوشش یہی ہے کہ جماعتی موازنے کئے جائیں اور انفرادی موازنے نہ کئے جائیں۔ انفرادی موازنہ ہے ضروری لیکن ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے میرے خطبے کے اس پہلے حصے کا اس انفرادی موازنے سے تعلق تھا جو میں چاہتا ہوں آپ میں سے ہر ایک اور میں بھی' ہم سب ہمیشہ کرتے رہیں۔ اور وہ موازنہ ہے صفات حسنہ کا جو کامل تصور خدا تعالیٰ نے پیش فرمایا ہے یعنی ان (کا) جو عبد مملوک نہیں رہے' جو شیطان کی غلامی سے کامل طور پر آزاد ہو گئے ہیں' جن کی دولت' جن کی ملکیت ان کی غلام ہے۔ وہ نہ اپنی دولت کے غلام ہیں نہ اپنی ملکیت کے' نہ اپنی اولاد کے' نہ نفسانی خواہشات کے' وہ جب آزاد ہوتے ہیں تو پھر خدا کی راہ میں کیسے کیسے خرچ کرتے ہیں اس کی تفصیل (کلام الٰہی) میں جگہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔ (۔) پس اس موازنے سے مراد یہ ہے کہ اپنا موازنہ ان مثالی تصویروں سے کرتے رہنا چاہئے اور یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ ہم زندگی کے سفر کے ساتھ ساتھ ان تصویروں کے قریب آرہے ہیں یا ان سے دور ہٹ رہے ہیں۔ جہاں تک حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے مبارک الفاظ میں مالی قربانی کی تحریص کا تعلق ہے میں ایک دو اقتباسات حضرت (صاحب) کے پڑھ کے سناتا ہوں پھر وہ جو جماعتی موازنہ ہے وہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے۔"

اب حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ارشاد کو دوبارہ غور سے سنیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ محض مالی قربانی کی بات نہیں کر رہے۔ آپ ایسی مالی قربانی کی بات کر رہے ہیں جس کا اثر بنیادی ضروریات تک پہنچتا ہے' جس کی آواز اس دکھ میں محسوس ہوتی ہے جو انسان اپنی ضرورت کی چیز قربان کرتے وقت ویسے محسوس کرتا ہے۔ وہاں تک جب تک قربانی کی دھمک نہ پہنچے اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس قربانی نے بخل کی ہر پلیدی کو اندر سے نکال پھینکا ہے۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) کے ارشادات کو محض سطحی نظر سے دیکھنے سے آپ کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ بار بار پڑھنے کا اس لئے ارشاد ہے کہ غور کریں تو پھر آپ کو اس کا پیغام سنائی دینے لگے گا اور جب وہ روشن ہوتا ہے تو اس کے ساتھ دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اپنے اس مال عزیز کو ترک کرتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے۔"

اکثر وہ امراء یا درمیانے درجے کے لوگ بھی جو روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں کے معاملے میں پریشان نہیں رہتے ان کے پاس کچھ مال بچ جاتا ہے۔ وہ جب مالی قربانی کرتے ہیں ان کے ثواب سے تو خدا ان کو کبھی محروم نہیں رکھے گا۔ اگر جذبے نیک ہیں تو اس کا ثواب ضرور عطا ہوگا۔ مگر ایک اور مضمون ہے جو حضرت بانی سلسلہ بیان فرما رہے ہیں کہ مالی قربانی سے جو نفس کی پاکیزگی کا تعلق ہے اس میں مالی قربانی کرتے وقت اس کا کچھ دکھ محسوس ہونا چاہئے تاکہ انسان سمجھے کہ میں نے تکلیف اٹھائی ہے مگر خدا کی خاطر اٹھائی ہے۔ یہ احساس ہے جو اس کے اندر پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔ فرمایا اگر یہ ہو جائے تو "تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے" یعنی بخل ایک پلیدی ہے۔ بخل کی تعریف تو کئی طرح سے کی گئی ہے مگر یہاں بخل سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ ضرورت حقہ جس پر خرچ کرنا خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے اس ضرورت حقہ کو پوری کرتے ہوئے خواہ وہ اپنوں کی ہو یا غیروں کی ہو' جماعت کی ہو یا افراد کی ہو جو روک طبیعت میں پیدا ہوتی ہے اسے بخل کہا جاتا ہے۔ اور ضرورت حقہ کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اپنے نفس کو کاٹ کر یا مار کر نہیں بلکہ اسی حد تک پوری کی جائے گی کہ غریب کی تکلیف میں بھی آپ شامل ہو جائیں اور آپ کی خوشیوں میں بھی وہ شامل ہو جائے اور دونوں طرح سے شراکت ہو۔ یہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) بیان فرما رہے ہیں۔ جب یہ ہو گا تو تمہارے نفس سے بخل کی پلیدی نکال باہر پھینکی جائے گی۔ فرماتے ہیں:۔

"اور اس کے ساتھ ہی ایمان میں بھی ایک شدت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔"

فرمایا ہے اس کے نتیجے میں ایمان چمک اٹھتا ہے اور اس کے اندر صرف قوت ہی نہیں بلکہ مضبوطی اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے ایمان کی مضبوطی اور اس کی صلابت سے مراد یہ ہے کہ اس کے اندر سے ایک شعلہ نور اٹھتا ہے جو اسے زیادہ روشن کر دیتا ہے' زیادہ یقینی بنا دیتا ہے۔

پس یہ وہ مخفی فائدے تھے جن کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا کہ یہ "سر" کا پہلو ہے انفاق کا جو ظاہری انفاق کے علاوہ اپنے فیوض میں بھی "سر" رکھتا ہے وہ انفاق فی سبیل اللہ جو مخفی طور پر کیا جائے اس سے نفس کی بخیلی بہت زیادہ دور ہوتی ہے بہ نسبت اس انفاق فی سبیل اللہ کے جو ظاہر کر کے کیا جائے۔ کیونکہ مخفی انفاق کو تو کوئی دیکھ ہی نہیں رہا۔ مخفی انفاق تو ایسے ہے جیسے کہتے ہیں "جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا" خوب صورت تو لگتا ہو گا لیکن دیکھا ہی کسی نے نہیں تو کیا فرق پڑتا ہے ناچا یا نہ ناچا۔ ایسی کیفیت میں جب انسان مالی قربانی کرتا ہے تو تب خدا اسے دیکھتا ہے حالانکہ سب کو دیکھ رہا ہے مگر ایک حسن پر جب نگاہ پڑتی ہے تو اور طرح سے پڑتی ہے۔ آپ بھی تو رستہ چلتے ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔ سفر کرتے ہیں تو دیکھ رہے ہیں مگر وہاں نگاہ پڑتی ہے جہاں حسن آپ کو کھینچتا ہے۔ کسی موڑ پر کوئی خوبصورت وادی دکھائی دے تو وہ دیکھنا اور ہے اور ویسے راستہ دیکھتے ہی تو جا رہے ہیں۔ اگر سوئے نہیں ہوتے تو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ تو ان معنوں میں خدا دیکھتا ہے کہ جہاں اس کو اپنا کوئی عبد مملوک دکھائی دے اس کی کوئی خوبصورتی چمک اٹھے تو تب اس پر نظر پڑتی ہے پس ایسا بندہ جو "سر" میں خرچ کرتا ہے اور اس حالت میں دنیا کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے' دیکھنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں رہتا تب خدا اسے کئی طرح سے دیکھتا ہے۔ ایک تو اس طرح جیسے میں نے بیان کیا دوسرے اس طرح کہ جب میری خاطر اس نے چھپا لیا اس کو کوئی دیکھنے والا نہیں تو میں اور میرے فرشتے اس کو دیکھیں گے اور اس نظر کی جو قدر و قیمت ہے اور اس کا جو فیض ہے وہ بھی اپنی ذات میں منفرد ہے۔ وہ انسان کے دیکھنے سے نہیں پہنچ سکتا۔ اس کے فیض میں پھر نفس کی پلیدیاں دور ہوتی ہیں۔ خدا کی نظر مزکّی ہے۔ خدا کا اپنے بندے کے حال کو دیکھنا جو کہ اس کے پیار میں ایک ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف حرکت کر رہا ہے وہ انسانی روح اور اس کی فطرت جو خدا کی خاطر سجتی ہے اسے پھر خدا اور نظر سے دیکھتا ہے اور وہ نظر خود اس کے سنگھار کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ اس کی پلیدیاں دور کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ یہ کوئی فرضی مضمون نہیں ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو چونکہ ساری زندگی کا یہ تجربہ تھا کہ جب خدا دیکھ رہا ہو تو اس کے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں اس لئے حضرت (بانی سلسلہ) جب ایسی بات لکھتے ہیں تو اس کے پیچھے ایک زندگی کے تجربے کا مضمون ہے جو بیان ہو رہا ہے۔ وہ نظم نہیں آپ نے پڑھی۔ بارہا پڑھی یا سنی ہے "سبحان من یرانی" اب یہ کوئی جھوٹا سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ مصرعہ لگائے' ٹیپ کا مصرعہ بنائے "سبحان من یرانی" اس لئے کہ اس "یرانی" کے اندر جب بھی آپ اس کو دہراتے ہیں ایک نیا لطف محسوس کرتے ہیں اور اس خدا کی نظر کا ایک لمبا تجربہ ہے۔ پس جہاں بھی خدا کے دیکھنے کا مضمون پیدا ہوتا ہے اس میں یہ پس منظر بھی ضرور اس کے پیچھے جلوے دکھا رہا ہے خواہ آپ گہری نظر سے اسے نہ بھی دیکھ سکیں مگر ہوتا ضرور ہے۔

پس دیکھنے کا جو مضمون ہے حضرت (بانی سلسلہ) نے مختلف جگہوں پر بیان فرمایا ہے میں اس کی بات اب کر رہا ہوں اس موقع پر وہ چسپاں ہوتا ہے۔ جب ایک انسان خدا کی خاطر "سر" کے ہاتھ سے کچھ خرچ کرتا ہے اس وقت خدا کے سوا کوئی دیکھنے والا نہیں رہا۔ جب خدا دیکھتا ہے تو پھر ایسے آثار ظاہر فرماتا ہے کہ ایسا بندہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ میں خدا کی نظر میں ہوں۔ اور جو کسی ایسے وجود کی نظر میں ہو جس کی عظمت دل پر چھائی ہو' جس کے سامنے انسان کو اچھا بننے کی تمنا ہو تو لازم ہے کہ وہ پھر سنگھار کرے گا۔ اگر بیوی ہے جس کی طرف اس کے خاوند کی اگر اس سے اس کو پیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے' توجہ ہے تو ہر توجہ اس کو اپنی کوئی کمزوری دور کرنے کی طرف متوجہ کرے گی۔ کوئی داغ ہے وہ اسے دور کرے گی۔ کوئی خوب صورتی نہیں ہے وہ زائد اس پر پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے یوں بیان فرمایا کہ اس کی پلیدیاں دور ہوتی ہیں اور حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔

اگر اس مضمون کو اس طرح نہ سمجھیں تو مال خرچ کرنے سے کیوں پلیدیاں دور ہوئیں' کیوں حسن میں اضافہ ہوا' اس کی سمجھ نہیں آسکتی۔ پس حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:۔

"یہ دونوں حالتیں مذکورہ بالا جو پہلے اس سے ہوتی ہیں ان میں یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایک چھپی ہوئی پلیدی ان کے اندر رہتی ہے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسب خیر ہے جس سے نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے یعنی بخل دور ہو جاتا ہے"

اب بخل کو سب ناپاکیوں سے بدتر قرار دیا ہے۔ یہ بھی بہت ہی گہرا مضمون ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ بخل ہر فیض سے انسان کو محروم کر دیتا ہے کیونکہ اللہ سے تعلق توڑ دیتا ہے۔ خدا سے تعلق کے قیام کے لئے (کلام الٰہی) نے انفاق فی سبیل اللہ ضروری شرط بیان کی ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندوں پر ویسے ہی مہربان ہوتا ہے یا ان سے صرف نظر فرماتا ہے جیسے وہ اس کے بندوں سے کرتے ہیں یا اس کے دین سے کرتے ہیں۔ جو شخص خدا کے دین کے لئے بخیل ہو گا' جو شخص خدا کے بندوں کے لئے بخیل ہو گا' ضرورت مندوں کے لئے بخیل ہو گا اللہ اسی حد تک اس سے ویسا ہی معاملہ کرتا ہے اور (۔) ایک یہ بھی معنی ہے کہ میں اپنے بندہ کے اس ظن کے مطابق ہو جاتا ہوں جو وہ میرے متعلق کرتا ہے۔ اگر وہ ظن خیر ہے تو خود بھی ویسا ہی بنے گا۔ اگر وہ ظن بد ہے تو وہ خود بھی ویسا ہی بن رہا ہو گا تو اللہ اس سے ویسا ہی سلوک کرنے لگ جاتا ہے۔ پس اگر وہ بخیل ہے تو اسی حد تک اپنے فیض کا ہاتھ اس سے روک لیتا ہے تبھی حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں کہ ہر پلیدی سے بدتر اور بدبخت پلیدی بخل ہے کیونکہ جو فیض کے لافانی چشمے سے محروم رہ جائے اس سے زیادہ پلید اور کیا چیز ہو گی۔ اس میں تو کچھ بھی نہیں رہتا سوائے گند کے۔

پس مالی نظام محض جماعتی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے نہیں ہے۔ ہر اس فرد کی روحانی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ہے جو اس مالی نظام میں حصہ لیتا ہے۔ اور مالی نظام میں اس کی روح کو سمجھتے ہوئے جہاں تک ممکن ہو "سراً" جہاں تک ممکن ہو "جہراً" بھی حصہ لینے کے نتیجے میں جو فیض جماعت پاتی ہے اس پر ہر فرد جماعت گواہ ہے۔ اتنے مختلف طریق سے یہ فیض عطا ہوتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے اور اس طرح خدا ان کو بعض دفعہ گنتی کر کر کے ان کی قربانیاں واپس کرتا ہے اس لئے نہیں کہ خدا زیادہ دے نہیں سکتا اس لئے کہ فوراً زیادہ دیا جائے تو ان کو پتہ ہی نہیں لگے کہ کیوں ملا ہے۔ مگر ایک شخص ہے جس نے اپنی جمع شدہ پونجی میں سے کل کی کل پیش کرنے کا فیصلہ کر دیا جب کہ دوسری ضروریات تھیں مثلاً چار ہزار دو سو بائیس مارک تھے غالباً یہی تعداد تھی' Figure تھی۔ اس نے کہا میں نے اب دے دینا ہے ورنہ پھر کوئی پتہ نہیں کہاں چلا جائے۔ اور اس کے بعد اس کو ایک ایسی رقم ملتی ہے جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہیں تھا اور وہ شمار کرتا ہے تو بعینہٖ چار ہزار دو سو بائیس مارک بنتی ہے۔ اب کوئی یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے میں بڑھا کے دیتا ہوں تو یہ کیوں دیا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بڑھانے کا مضمون بھی سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مال جب بڑھایا جاتا ہے۔ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ دیا جاتا ہے تو خوشی ہی تو بڑھائی جاتی ہے اور اس میں کیا چیز ہے۔ اگر مال بڑھے اور خوشی نہ ہو تو مال جیسا بڑھا ویسا نہ بڑھا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے بندوں کو اور کن بندوں کو کس طرح زیادہ خوشی پہنچا سکتا ہوں۔ ایسا شخص جس کو یہ علم ہو جائے کہ اللہ کے علم میں آ چکا ہوں اور اس نے مجھے بتانے کے لئے مجھ سے یہ احسان کا سلوک کیا ہے وہ تو چھلانگیں مارتا پھرتا ہے۔ اس کو تو اگر چار لاکھ مارک بھی مل جاتے تو ایسی خوشی نصیب نہ ہوتی جیسی اس طرح خوشی نصیب ہوئی کہ اللہ کی خاطر میں نے قربانی کی' اللہ نے مجھ پر نظر فرمائی اور دیکھو کس طرح مجھے بتا بھی دیا کہ تمہاری قربانی رائیگاں نہیں جاتی' میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ وہ دیکھنا ہے جو "سر" والوں کو نصیب ہوتا ہے اور یہ وہ دیکھنا ہے جو بتاتا ہے کہ "سر" تو تم کرتے ہو خدا کی خاطر مگر خدا سے کوئی "سر" نہیں ہے۔ اس کی نظر ہر جگہ پہنچتی ہے' ہر تاریک گوشے پر بھی پڑ رہی ہے اور یہ جو عطا ہے یہ سب سے بڑی عطا ہے اور نفس کی پلیدیاں دور ہونے کا ایک سلسلہ ہے جو شروع ہو جاتا ہے۔ جس آدمی کو یہ احساس ہو جائے کہ اللہ مجھ سے پیار کرتا ہے لازم ہے کہ وہ پھر اپنے لئے پاکیزگی کے رستے تلاش کرے' اپنے آپ کو پاکیزہ تر کرنے کی کوشش شروع کر دے۔

پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس پیغام کو سمجھیں تو مالی قربانی کسی بھی مقام پر بوجھ محسوس نہیں ہو گی۔ اور جتنی بھی زیادہ تحریکیں ہوں گی آپ کو اور زیادہ خوشی محسوس ہو گی۔ اگر للہ دے رہے ہوں اور ہر توفیق پر آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے) یہ وہی (۔) کا مضمون ہے جو کھول کر آپ کے سامنے رکھا ہے۔ بے اختیار ایسا شخص جس کو اپنے اندر اور عبد مملوک کے درمیان فرق محسوس ہو جاتا ہے' جو خدا کے مملوک ہونے کا فیض پاتا ہے جانتا ہے یہ مائدہ اس پر اترا ہے۔ اس کے منہ سے تو بے اختیار (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) نکلتی ہے اور اللہ نے اس کی جگہ یہی فرما دیا ہے۔ فرماتا ہے تمہارے دلوں کا حال میں جانتا ہوں جب یہ فرق ہو گا تو حمد میں ڈوب جاؤ گے' تمہاری زندگی کا ذرہ ذرہ اللہ کی حمد بن جائے گا (۔) لیکن افسوس کہ اکثر کو پتہ ہی نہیں کہ کیا نیکیاں ہیں' کیا خیرات ہیں' کیا لطف کے قصے ہیں جن کی ان کو کانوں کان خبر نہیں ہے۔

پس تحریک جدید کی قربانی ہو یا دوسرے اموال کی قربانی یہ درست ہے کہ جوں جوں ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں اور خدا کے انعامات زیادہ نازل ہو رہے ہیں مالی ضرورتیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں ان کو پورا کرنے کی خاطر ہی آپ دیں گے مگر دیں اس طرح جس طرح (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے۔ اس روح کے ساتھ دیں جس کے اوپر حضرت (بانی سلسلہ) نے روشنی ڈالی ہے تو آپ کی مالی قربانیاں دنیا میں بھی پھلیں گی اور آخرت میں بھی پھلیں گی اور آپ کے لطف تو بڑھتے چلے جائیں گے اور جو تکلیفیں خدا کی خاطر آپ اٹھاتے ہیں ان میں لذت آنی شروع ہو جائے گی۔ پس جس کی تکلیفیں بھی خوشیاں ہوں اس سے زیادہ کامیاب اور کون ہو سکتا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس مضمون کی گہرائی تک ہمیں اس پر عمل کرنے کی استطاعت بخشے۔

اب مختصر وقت میں میں موازنہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ تحریک جدید دفتر اول کا اکسٹھواں سال اب 31۔ اکتوبر 1995ء کو ختم ہوا ہے اور اب باسٹھواں سال طلوع ہو رہا ہے۔ پہلے میں دفتر اول' دفتر دوم' دفتر سوم' دفتر چہارم کے سالوں کے متعلق یہ کہا کرتا تھا مگر میں نے سوچا ہے کہ اس سے بہت سے لوگوں کے دماغ Confuse سے ہو جائیں گے۔ دفتر خواہ چار ہوں یا پانچ ہوں سال ایک ہی جو اکٹھا طلوع ہوتا ہے' اکٹھا ختم ہوتا ہے۔ دفتر سے مراد صرف اتنا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے 1934ء میں پہلی بار تحریک میں شمولیت اختیار کی تھی اور جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک زندہ ہیں ان کے اکسٹھ سال پورے ہوئے اور باسٹھواں سال شروع ہونے والا ہے۔ یہ دفتر اول ہے۔ جنہوں نے دس سال کے بعد یا بیس سال کے بعد' اس کی تفصیل اب مجھے یاد نہیں مگر مختلف وقتوں میں مختلف دفاتر کا اضافہ ہوا ہے' شمولیت اختیار کی ان کا سال تو اکٹھا ہی ختم ہو گا لیکن ان کی قربانی کا سال اکسٹھواں نہیں بلکہ چونتیسواں یا پچیسواں یا جو بھی صورت ہو وہ سال ختم ہو گا اور ایک نئے سال میں داخل ہوں گے۔ پس چاروں دفاتر جو مختلف وقتوں میں جاری ہوئے ان سب کا تحریک جدید کا سال اس ماہ اکتوبر میں ختم ہوا اور اب نومبر سے نیا سال شروع ہو رہا ہے۔

اس ضمن میں تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا قدم ترقی کی جانب ہے اور پہلے سے بڑھ کر مالی قربانیاں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ موازنے جب پیش کئے جاتے ہیں تو بعض سنکی مزاج لوگ اس قسم کے خط لکھتے ہیں کہ آپ کے اعداد و شمار میں صحیح تصویر ظاہر نہیں ہوئی کیونکہ آپ نے Inflation کو نظر انداز کر دیا اور آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس روپے کی قیمت پچھلے سال کتنی تھی اور اس سال کتنی ہے۔ اگر میں یہ بتانے لگ جاؤں تو ایک سو پچاس ملکوں کی Inflation کے تذکرے میں کئی خطبے خرچ ہو جائیں گے۔ عام باتیں ہر آدمی کو سمجھ ہے اس کے لئے کسی بڑے اکانومسٹ کی ضرورت نہیں۔ مہنگائی کا احساس تو وہ ہے جو غریب سے غریب' نادان سے نادان کو بھی ہے بلکہ اس کو زیادہ ہے۔ کیا جاہل کو یہ پتہ نہیں کہ ہم مصیبت میں مبتلا ہیں' مہنگائی ہو رہی ہے۔ اس لئے کسی کو غلط فہمی نہیں ہو رہی کہ ہم نے اپنی ترقی کے اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے گویا دنیا کو دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے سوائے ایسے شخصوں کے کوئی دھوکے میں مبتلا نہیں۔ سب کو پتہ ہے کیا ہو رہا ہے۔

اور دوسرا ایک بات یہ بھول جاتے ہیں' ان کو وہم ہے شاید یعنی ایک آدمی نہیں کئی لکھتے ہیں' ایسے لوگوں کو شاید یہ وہم ہے کہ جس ملک میں Inflation ہو گی اسی نسبت سے ہر شخص کی آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے جب تک مہنگائی کا خانہ رکھتے ہوئے اس سے زیادہ چندہ نہ دے گا اس وقت تک اس کی قربانی کو اگلا قدم نہیں کہہ سکتے۔ یہ بھی بالکل نادانی ہے۔ بسا اوقات مہنگائی ہوتی ہے اور آمدنیں اس رفتار سے نہیں بڑھ رہی ہوتیں ورنہ وہ مہنگائی تو کوئی مہنگائی نہیں ہے جس کے ساتھ ساتھ آمدنیں بھی اسی رفتار سے بڑھ رہی ہوں۔ ہمیشہ وہ مہنگائی چٹکیاں لیتی ہے جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہنگائی کے ساتھ آمد کی رفتار ویسی نہ ہو۔ پھر لوگ شور مچاتے ہیں حکومت پھر جا کر کہیں تنخواہوں میں اضافے کر دیتی ہے۔ کچھ غریب ہیں جن کی مزدوری اتنی ہی رہتی ہے بے چاروں کی۔ لیکن جن کے اضافے ہوتے ہیں وہ بھی اتنے نہیں ہوتے جتنی مہنگائی بڑھ رہی ہوتی ہے۔ تو جب ملک غربت کی طرف سفر کر رہے ہوں اس کے باوجود قربانی زیادہ ہو رہی ہو تو قابل فخر ہے اور (ایمان والوں) کے لئے اس فخر میں انکساری کا پہلو بھی شامل ہے۔ اور بھی زیادہ وہ خدا کے حضور تشکر سے جھکتے ہیں کہ تو نے ہمیں آگے قدم بڑھانے کی توفیق بخشی۔

پس اس قسم کے اقتصادی سبق مجھے نہ دیا کریں۔ مجھے علم ہے میں نے وقف جدید میں اس کثرت سے مختلف پہلوؤں سے چارٹ بنائے تھے جن سے حقیقی قدم آگے بڑھنے یا نہ بڑھنے کے پہلو کے اوپر ہر طرح سے روشنی پڑتی تھی اور جو ماہرین اقتصادیات آ کے دیکھتے تھے کبھی انہوں نے ایک بھی ایسا اشارہ نہیں کیا کہ یہ بھی ہو جائے تو اور بہتر ہو جائے گا۔ اللہ کے فضل سے ایک نظر سے آپ کمرے میں گھوم جائیں آپ کو سب کچھ پتہ چل جائے گا۔ مگر اس غرض سے نہیں تھا کہ ساری جماعت میں یہ تفصیلیں پیش کی جائیں۔ اس غرض سے تھا کہ میری نظر رہے کہ جب ہمارا چندہ بڑھتا ہے تو عملاً کیا ہوا ہے۔ اور آسان بات دیکھنے والی صرف یہ ہے جو ہر ایک سمجھ سکتا ہے اس کو چارٹوں کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ جماعت کے کام ترقی پذیر ہیں کہ نہیں۔ جماعت کے بڑھتے ہوئے اخراجات پورے ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ اگر بڑھتے ہوئے اخراجات پورے ہو رہے ہیں اور اخرجات بڑھ رہے ہیں اور پورے بھی ہو رہے ہیں تو یہ کہنا کہ شاید Inflation کی وجہ سے دھوکہ لگ گیا ہو جماعت نے زیادہ قربانی نہیں کی' نہایت ہی بے وقوفی کی بات ہے۔ آمد کا بڑھنا خرچ سے تعلق رکھتا ہے اگر بڑھتے ہوئے خرچ پورے ہو رہے ہیں تو لازماً آمد بڑھ رہی ہے۔ کوئی اقتصادیات کا ماہر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ فرضی آمد بڑھائی گئی ہے۔ جب حقیقی ضرورت پوری ہوگی تو آمد کیسے فرضی ہو جائے گی۔

پس اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بخشی ہے کہ گزشتہ سب سالوں پر جن پر میری نظر ہے ہمیشہ ترقی ہوئی ہے۔ ایک بھی سال ایسا نہیں آیا کہ ہمارے خرچ رک جائیں اور ہمیں ہاتھ کھینچ کر اس لئے خرچ کرنا پڑے کہ آمد پیچھے رہ گئی ہے۔ خواہشات کے مقابل پر تو ہاتھ کھینچنے پڑتے ہیں اس میں تو کوئی شک نہیں۔ زیادہ کی خواہش تو ہمیشہ رہتی ہے۔ مگر جو خرچ گزشتہ سال ہوئے تھے اس کے مقابل پر کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ خرچ پورے نہ ہو سکے ہوں بلکہ اس سے زیادہ خرچ پورے ہوتے ہیں۔ پس اعداد و شمار جو بھی بولیں یہ حق گواہی دیتے ہیں کہ جماعت کی قربانی کا قدم آگے کی طرف ہے اور پھر (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کا مضمون ہے جو دل سے بے اختیار اٹھتا ہے۔

اس ضمن میں خلاصہ یہ ہے کہ جواب تک ستر (۷۰) ممالک کی رپورٹیں ملی ہیں ان کے مطابق وعدہ جات چھ کروڑ باون لاکھ انچاس ہزار تھے اور وصولی چھ کروڑ پانچ ہزار دو صد چار روپے ہے۔ وصولی اگرچہ تھوڑی ہے لیکن یہ تحریک جدید کا دستور ہے کہ جب ہمیں رپورٹیں پہنچتی ہیں تو اس وقت اور سال ختم ہونے کے درمیان بہت سی وصولیاں ہیں جو چلی ہوئی ہیں اور وہ رپورٹ بنانے والے سیکرٹری کے علم میں اس وقت نہیں ہوتیں۔ اس لئے حقیقی رپورٹ بنتی ہے 15 دن یا ایک مہینے کے بعد اور اس رپورٹ کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیشہ خدا کے فضل سے وعدوں سے وصولیاں بڑھ جاتی ہیں۔ اس لئے جو تھوڑی سی کمی دکھائی دیتی ہے اس میں پریشانی کی بات نہیں۔

کرنسی جو ہم نے اس کو سٹرلنگ میں تبدیل کیا ہے اس حساب سے تیرہ لاکھ اکتیس ہزار چھ صد بیس پاؤنڈ کے وعدے تھے اور بارہ لاکھ چوبیس ہزار پانچ صد چھیانوے پاؤنڈ کی وصولیاں ہیں۔ ان میں جو کمی ہے وہ زیادہ تر مشرقی ممالک کی ہے۔ جہاں تک مغربی ممالک کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سب میں اب تک کی وصولی کی اطلاع کے مطابق وعدوں سے ہر جگہ وصولی بڑھ گئی ہے۔ اس سے جماعت کی قربانی کے ساتھ اس کے ولولے کا بھی پتہ چلتا ہے اور غریب ممالک میں کچھ یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ وعدے کئے تھے اس وقت حالات بہتر تھے بعد میں حالات گر گئے۔ کچھ یہ بھی ہوتا ہے کہ نظام مواصلات کمزور ہے دیر کے بعد اطلاعیں ملتی ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں ٹیلی فون بھی نہیں ہوتے تو اس لئے زیادہ تر جو کمی ہے وہ ان علاقوں میں ہے اور جہاں سے فوراً خبریں ملتی ہیں وہاں صورت حال بہت بہتر ہے۔

تعداد مجاہدین کے لحاظ سے بھی یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اس پر نظر رکھیں کیونکہ اگر کوئی ایک آنہ بھی خدا کی راہ میں دینے والا پیدا ہو جس کو پہلے عادت نہیں ہے اور آنہ بھی تکلیف دے رہا ہے تو اس کی اصلاح کا بھی آغاز ہو گیا۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ اب یہ شرطیں بھول جائیں کہ چھ روپے یا بارہ روپے یا چوبیس روپے کم سے کم چندہ ہے۔ مجھے اس ظاہری فائدے کی ضرورت تو ہے جماعت کی خاطر مگر زیادہ میری نظر اور حرص اس مخفی فائدے میں ہے جو مالی قربانی سے وابستہ ہے۔ اور نئے آنے والے خصوصیت سے جو آٹھ لاکھ چالیس ہزار سے زائد کی تعداد میں پچھلے سال آئے تھے اگر آپ نے ان سے کچھ کچھ مالی قربانی وصول نہ کرنا شروع کی تو ان کی تربیت کے آپ اہل نہیں رہیں گے۔ اس لئے کوشش کریں کہ وہ آٹھ لاکھ کے آٹھ لاکھ مگر آٹھ لاکھ تو اس طرح شامل نہیں ہو سکتے' اس میں بچے بھی شامل تھے' نہ کمانے والے بھی تھے' مگر یہ شرط لگائیں کہ آٹھ لاکھ کا وہ فعال حصہ جو غریب ہے تو اپنی غریبانہ معیشت کے ذریعے وہ اپنی ضرورت پوری کر رہا ہے وہ بھی دین کی ضرورتیں پوری کرنے میں کچھ نہ کچھ حصہ لے خواہ تھوڑا ہی ہو۔ اور شروع میں اتنا صرف لیا جائے جو وہ بشاشت سے دے سکے اور اس بشاشت کی خیر سے وہ پھر آگے جا کر اور زیادہ فیوض حاصل کرے گا' اس کو اور زیادہ قربانیوں کی توفیق ملے گی' اس کا دین سنورے گا' اس کی وابستگی کا احساس زیادہ مضبوط ہو گا' اس کے ایمان میں جیسا کہ (حضرت بانی سلسلہ) نے فرمایا صلابت پیدا ہو جائے گی۔

پس تحریک جدید کے جو شامل ہونے والے اعداد و شمار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ابھی اس پہلو سے بہت سا خلا ہے۔ جب سے بار بار ہدایت کی گئی ہے جماعت نے ترقی تو بہت کی ہے اور اس سال خدا کے فضل سے مجاہدین کی تعداد ایک لاکھ سڑسٹھ ہزار سے بڑھ کر ایک لاکھ اکیاسی ہزار دو سو انتیس ہو چکی ہے۔ اور یہ چندہ دہندگان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوش کن ہے۔ کیونکہ اگرچہ بہت بڑی جماعت ابھی خالی پڑی ہوئی ہے لیکن ان میں ابھی بہت سے تربیت کے کام کرنے والے ہیں' ان کو عادت بنانی ہے اور تحریک جدید کے چندے سے پہلے کچھ نہ کچھ ہمیں بنیادی چندہ ضرور وصول کرنا ہو گا کیونکہ اس کے بغیر طوعی چندے چل نہیں سکتے۔ پس اس لحاظ سے میرا نصیحت کا خلاصہ یہ ہے کہ نئے آنے والوں کو ضرور شامل کریں۔ اس میں رعایت ان کو دے دیں میری طرف سے اجازت ہے سولہواں حصہ کی شرط بے شک نہ لگائیں۔ مگر جب وہ پورا اس بات کا شعور حاصل کر لیں اور ان کو اس بات کا لطف آئے کہ ہم باقاعدہ جماعت کے چندہ دہندہ ہیں اور مالی نظام میں شامل ہو گئے ہیں پھر طوعی تحریکات کر کے اس تعداد کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس طرح (اللہ نے چاہا تو) بہت کثرت کے ساتھ تحریک جدید' وقف جدید وغیرہ میں لوگ شامل ہوں گے اور جتنا زیادہ ان کو چندے کی عادت پڑے گی اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے وہ برکتیں حاصل کریں گے اور اس کے قرب کے نشان دیکھیں گے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مالی قربانی کرنے والوں کو خدا اس نعمت سے محروم رکھے۔

خلاصۃً اب صرف فہرست پڑھ دیتا ہوں۔ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت جرمنی کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے کہ وہ دنیا بھر کی جماعتوں میں تحریک جدید کے چندے میں اول آئی ہے اور جو لازمی چندے ہیں ان میں بھی اول آئی ہے۔ بعض دوسری جماعتیں بہت زور لگا رہی ہیں مگر اللہ کا احسان ہے جس کو توفیق مل گئی مل گئی۔ ہمیں حسد نہیں ہے صرف رشک ہونا چاہئے۔ اس لئے ان کی خوشیوں میں وہ جماعتیں بھی شامل ہونی چاہئیں جن کی پوری کوشش تھی کہ ان سے آگے بڑھ جائیں لیکن نہیں بڑھ سکے۔ دوسرے نمبر پر پاکستان ہے اور ان کے درمیان ایک لاکھ پاؤنڈ کا فرق رہ گیا ہے۔ تو اس سے آپ اندازہ کریں کہ وہ بے چارے جو پاکستان میں دینی لحاظ سے بھی کمزور تھے ویسے بھی ان کے آنے سے پاکستان کے چندوں کو پتہ بھی نہیں لگا کتنا فرق پڑا ہے۔ اکثر بہت تھوڑا دیا کرتے تھے تو یہاں آ کر خدا نے ان کو کیسی (نقل مکانی) کی برکتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کے اموال کشادہ کر دیئے' ان کے دل کشادہ کر دیئے اور اب وہ اپنے آبائی وطن کو ان قربانیوں میں بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ امریکہ جو مسلسل خدا کے فضل سے ترقی پذیر ہے اور توازن کے ساتھ' امریکہ کی جماعت میں یہ خوبی ہے کہ ان کی قربانیوں میں توازن بہت ہے۔ تحریک جدید کا چندہ ہے ایک لاکھ پچھتر ہزار پاؤنڈ اور وقف جدید کا چندہ ہے اٹھانوے ہزار' وقف جدید میں دنیا میں سب سے اول ہیں۔ تحریک جدید میں تیسرے نمبر پر لیکن توازن یہ ہے کہ تحریک جدید کا چندہ وقف جدید سے آگے ہے پاکستان میں پتہ نہیں کیوں۔ یہ توازن بگڑ گیا ہے۔ اس سے پتہ چل رہا ہے کہ تحریک جدید کی انتظامیہ اپنے فرائض سے غافل ہے۔ ورنہ میں جانتا ہوں وقف جدید کو خدا تعالیٰ نے بڑی برکت دی ہے مگر ہمیشہ جماعت میں یہ بات راسخ رہی ہے کہ پہلے تحریک جدید پھر وقف جدید۔ اب مالی قربانی میں توازن بالکل الٹ گیا ہے یہ وقف جدید کے لئے تو بہت خوشی کی بات ہے مگر ہم سب کے لئے فکرمندی کی بات بھی ہے۔ تحریک جدید نے کیا کیا ہے جو ان کا تاثر وہاں کچھ عجیب سا' پھیکا پڑ گیا ہے۔ اور کوئی وجہ ضرور ہے یا ان کی تحریکوں کی طرز وہی پرانی ٹکسالی چلی آ رہی ہے جب کہ زمانے بدل چکے ہیں۔ وہی چھ پر زور' بارہ پر زور اور اس قسم کی رسمی باتوں پر چندے لینے ہیں تو دلوں کو کشادگی عطا کریں۔ ان کو ایسی باتیں پہنچائیں جن سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل تازہ ہوں، حوصلے بڑھیں، رشک کے جذبات پیدا ہوں۔ مگر محض چند امیروں کے پیچھے پڑ جانا یا رسمی طور پر کم سے کم مقرر کرکے سب کو کہنا کہ آپ پر لازم ہے بارہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے مقرر کیا تھا، چوبیس اس کے بعد حضرت (امام جماعت الثالث) کے زمانے میں مقرر کیا اس سے کم آپ نے نہیں لینا یا ضرور پورا کریں، اس سے تحریک کوئی نہیں ہوتی۔ صرف یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمیں کوئی ڈانٹ رہا ہے کہ ہم بڑے نکمے لوگ ہیں۔ تو میں بھی آپ کو ڈانٹ نہیں رہا میں کچھ کے دے رہا ہوں تحریک جدید اٹھے اور خیال کرے کہ ایک پیچھے سے آنے والا گھوڑا جو بہت پیچھے تھا وہ اتنا آگے نکل گیا ہے۔ تو اللہ کرے کہ یہ غیرت کام آئے مگر وقف جدید کو دبا کے نہ آگے نکلیں۔ یہ نہ کریں کہ وقف جدید کے چندے دے رہے ہیں آپ کہیں کہ نہیں ہمارا بڑھاؤ، ان کا کم کرو۔ تو اللہ تعالیٰ سب کو ہی آگے بڑھنے کی توفیق بخشے لیکن بعض جو پرانی ترتیبیں خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہوئی ہیں وہ جب بدلتی ہیں تو تعجب ضرور ہوتا ہے۔ برطانیہ نمبر چار ہے، کینیڈا نمبر پانچ، انڈونیشیا چھ، سوئٹزرلینڈ سات، ماریشس آٹھ، جاپان نو اور ہندوستان دس۔ اس پہلو سے ہندوستان نے کافی ترقی کی ہے۔ پہلے ان چندوں میں ہندوستان بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ اب خدا کے فضل سے نئی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے سوئٹزرلینڈ نمبر ایک ہمیشہ کی طرح اور بہت فرق ڈال گیا ہے باقی جماعتوں سے، جاپان نمبر دو، امریکہ نمبر تین، بلجیئم نمبر چار، برطانیہ نمبر پانچ اور اس کے قریب قریب ہی جرمنی بھی ہے یعنی معمولی فرق کے ساتھ کیونکہ عموماً وہاں جماعت غریب ہے اس لئے فی کس قربانی کے معیار کے لحاظ سے وہ بعض دفعہ نسبتاً کم قربانی کرنے والی جماعتوں سے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں مگر اجتماعی قربانی میں وہ خدا کے فضل سے بہت آگے ہیں۔ اور مجاہدین کی تعداد کے لحاظ سے اب وقت نہیں رہا بہت سے ممالک ہیں جو ترقی کرکے آگے آرہے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو مالی قربانی کی روح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے ظاہر کا حق بھی پورا کرنے کی توفیق بخشے اور اس کے باطن کا بھی "جہر" کا بھی "سر" کا بھی، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ہماری تاریخ

The TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

نائیجیریا کے لئے یہ بات یقیناً باعث فخر ہے کہ اس کی طرف سے شائع کردہ ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ کے لئے حضرت قاضی محمد اسلم صاحب پاکستان سے پاکستان کی خبریں اشاعت کے لئے ارسال فرمایا کرتے تھے 3 مارچ 1961ء اور 10 مارچ 1961ء کے پرچے میں آپ نے تفصیلی طور پر خبریں شائع کروائیں۔ آپ نے ان خبروں کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا:۔

کہ انہیں افسوس ہے کہ وہ ایک عرصے سے ٹروتھ کے لئے خبریں ارسال نہیں کرسکے۔ لیکن یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کی دیگر مصروفیات نے اس بات کی اجازت نہ دی۔ خبروں میں آپ نے صدر ایوب خان کی بنیادی جمہوریت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ملکہ الزبتھ کے عشائیہ میں صدر ایوب نے کہا کہ ہم نے برطانوی جمہوریت میں کسی قدر تبدیلی کی ہے جس کے جواب میں ملکہ الزبتھ نے کہا کہ شکلیں مقدس نہیں ہوتیں بلکہ ان کے پیچھے آئیڈیلز جو ہوتے ہیں وہ یقیناً مقدس ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے صدر ایوب کی حکومت کی طرف سے قائم کئے گئے کئی کمیشنوں کا ذکر فرمایا۔ اور لکھا کہ ان کمیشنوں کے مقرر کئے جانے کی غرض یہ ہے کہ پاکستان کو ہمہ وقت ترقی حاصل ہو۔

آپ نے ربوہ میں منعقدہ جلسہ سالانہ کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ اس دفعہ حاضری پہلے سے زیادہ تھی۔ ربوہ کے احمدیوں کی آپ نے تعریف کی کہ یہ دوست جلسوں کے انتظامات میں خوب ماہر ہو چکے ہیں۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ذکر کیا کہ آپ کی تقریر نے لوگوں کے دلوں کو گرما دیا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی سے تعلق رکھتی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر کا بھی ذکر کیا۔ اسی طرح بعض دیگر تقریروں کا بھی ذکر کیا۔

باوجود اس کے کہ حضرت امام جماعت الثانی بیمار تھے لیکن تمام جماعتوں کے افراد نے آپ کے پاس سے گزرتے ہوئے آپ کو سلام عرض کیا۔

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

دنیا روز چند ہے اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں۔ اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق پر تازہ امریکی حملے

عراق کی طرف سے کرد علاقے میں پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے خلاف کارروائی کے نتیجے میں امریکہ نے عراق پر دوبار حملے کئے اور کروز میزائیلوں کے ذریعے عراق کی فوجی تنصیبات کو تباہ کر دیا۔

عراق کردوں کی اس تنظیم پر ایران کی سرپرستی کا الزام عائد کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ ایران نے ہمیشہ اس کی تردید کی ہے شاید یہی وجہ تھی کہ جب عراق کی افواج نے کردوں کی اس تنظیم کے مراکز پر حملے کرکے ان کو اپنے قبضے میں لے لیا تو ایران کی طرف سے پہلا ردعمل یہ تھا کہ عراق نے یہ حملہ امریکہ کہ شہ پر کیا ہے کیونکہ دنیا بھر میں ایرانی سرگرمیوں کا سب سے بڑا مخالف امریکہ ہی ہے۔ اور عراق نے چاہے یہ حملہ امریکہ کی ایماء پر نہ بھی کیا ہو جب بھی یہ بات واضح ہے کہ اس حملے سے کردوں کا جو نقصان ہوا وہ امریکی نکتہ نظر سے درست تھا۔ اگرچہ معلوم یہ ہوتا ہے کہ امریکہ نے ایک تیر سے دو شکار کر لئے ہیں ایک طرف تو ایرانی نواز تنظیم کو عراق کی افواج کے ہاتھوں نقصان پہنچا دیا اور دوسری طرف اس حملے کو جارحیت قرار دے کر عراق کے خلاف دوبار میزائیلوں سے حملے کروا کے عراق کا بھی نقصان کر دیا۔ اس کے علاوہ عراق پر امریکہ کی طرف سے قائم کردہ یکطرفہ نو فلائی زون میں بھی اضافہ کر دیا۔ عراق نے دھمکی تو یہی دی کہ وہ امریکہ کی طرف سے خود ساختہ نو فلائی زون کا احترام نہیں کرے گا اور عراق نے اپنی افواج کو یہ بھی ہدایت جاری کی کہ اس علاقہ میں امریکی طیاروں کو مار گرایا جائے گا مگر عملی طور پر عراق نے ان دعوؤں کو سچا ثابت نہیں کر دکھایا۔

1991ء کی خلیج کی جنگ کے بعد عراق کو بے دست وپا کرکے امریکہ کے ایماء پر شمالی عراق میں واقع ایک لاکھ 70 ہزار مربع میل کا علاقہ آزاد قرار دے دیا گیا۔ اور اس علاقے پر کردوں کو گویا آزادی وخود مختاری دے دی گئی۔ اگرچہ عراق نے اس فیصلے کو کبھی بھی دل سے تسلیم نہیں کیا اور حالیہ عراقی حملہ بھی اس بات کا ثبوت ہے لیکن عراق اس صورت حال کو طوعاً وکرہاً قبول کرنے پر مجبور ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے عراق پر حملہ دراصل اپنی انتخابی مہم کو تقویت دینے کے لئے کیا ہے۔ کیونکہ امریکہ کی معیشت اسرائیلی یہودیوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اور ان کی حمایت سے ہاتھ دھونا کسی بھی امریکی صدر یا امریکی صدارت کے امیدوار کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اسی وجہ سے صدر کلنٹن کے حریف باب ڈول نے اگرچہ اس حملے کی حمایت کی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ یہ حملہ دراصل صدر کلنٹن کی انتخابی چال ہے مبصرین کا خیال ہے کہ اس سے صدر کلنٹن یہودیوں کی حمایت حاصل کر سکیں گے۔ کیونکہ عراق کو کمزور اور کمزور تر کرتے چلے جانا اسرائیل اور امریکی یہودیوں کی مشترکہ آرزو ہے۔

تاہم صورت حال میں 1991ء کے بعد سے جو تبدیلی آچکی ہے اس کے پیش نظر امریکہ کے حالیہ حملے کو اس کے حلیفوں کی حمایت حاصل نہیں ہو سکی۔ خصوصاً فرانس جس نے خلیج کی جنگ میں امریکہ کا کھل ساتھ دیا تھا اور روس وچین جنہوں نے خلیج کی جنگ میں عراق کی حمایت میں ایک بھی لفظ نہ بول کر گویا امریکہ کی تائید کر دی تھی، یہ دونوں ممالک اس بار کھل کر امریکہ کے مخالف ہو گئے۔ سعودی عرب اور خلیج کے ممالک کی امریکہ کی حمایت میں خاموشی دراصل عراق کی حمایت کے مترادف ہے۔ اس کے علاوہ مصر کی طرف سے امریکہ کی مخالفت اور پاکستان کی طرف سے عراقی عوام سے اظہار ہمدردی کو بھی امریکہ کی مخالفت قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سلامتی کونسل میں امریکہ کی طرف سے عراق کے خلاف مذمت کی قرارداد منظور کرانے میں ناکامی بھی امریکی مخالفت کا کھلا اعلان ہے۔ روس نے تو واضح طور پر اس قرارداد کو ویٹو کرنے کی دھمکی دی ہے۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ اب عراق کے خلاف امریکی حملہ نے امریکہ کو تنہا کر دیا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ عراق کو اس حملے سے کیا ملا۔ کرد علاقے میں عراق کی حامی کرد پارٹی یعنی کردستان ڈیموکریٹک پارٹی نے عراق سے مدد کی اپیل کی تھی جس کے جواب میں عراق نے ڈیموکریٹک پارٹی کے مخالفین کو کچلنے کے لئے اپنی فوج روانہ کی۔ عراقی حملے سے عراق کو دو نقصانات ہوئے ہیں ایک تو یہ کہ امریکہ نے خود ساختہ نو فلائی زون کی حدود بڑھا دی ہیں اور دوسرے یہ کہ اقوام متحدہ سے عراق کا دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا اس کو اب موخر کر دیا گیا ہے۔ اس تیل کی برآمد سے عراق کی بعض مشکلات حل ہونے کی امید تھی عراق پر اقوام متحدہ کی 1990ء سے عائد اقتصادی پابندیوں نے عراقی معیشت کو مفلوج کرکے رکھ دیا ہے۔ ایک لاکھ سے زائد بچے ضروری دواؤں کے نہ ملنے سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس طرح سے عراق اس حملے سے ہر لحاظ سے نقصان میں رہا ہے۔ عراق نے بے شک ایران کا نقصان کر دیا ہے مگر یہ نقصان بھی تو امریکہ اور اسرائیل کی خوشیوں میں اضافے کا موجب بنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 10- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 دینی تعلیمات- روحانی خزائن
1-30 (-) اصول کی فلاسفی
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے-
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس- ہاکی میچ-
7-30 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب (دوبارہ)
8-30 فرنچ زبان سیکھئے
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے بچوں کی ملاقات (دوبارہ)
11-00 پشتو پروگرام
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات- روحانی خزائن
12-30 (-) اصول کی فلاسفی (دوبارہ)
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 فرام دی آرکائیوز- خطبہ
6-00 (شام) ترجمہ کلام الہٰی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 طبی معاملات- بچوں کی دیکھ بھال- حصہ اول- میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت- مہمان ڈاکٹر امتہ الرقیب-
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو- خدمت حسین شاہ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 نارویجین پروگرام (-) اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (نیا)
11-00 جرمن پروگرام (1) آیئے عبادت سیکھیں (2) اپنا مذہب سیکھئے-

بدھ -11- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس- از حضرت صاحب
1-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں- (نیا)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات- بچے کی دیکھ بھال- حصہ اول- میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت- مہمان- ڈاکٹر امتہ الرقیب (دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی سے ملاقات- خدمت حسین صاحب
7-00 (صبح) اردو کلاس- از حضرت صاحب
8-00 چینی زبان سیکھئے- (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہٰی کلاس- از حضرت جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- (دوبارہ)
11-00 رشین پروگرام
12-00 (دوپہر) اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
12-30 متفرق پروگرام 1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام / اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) ترجمہ کلام الہٰی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (سابقہ قسطیں دوبارہ)
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- 5-00 افریقن پروگرام-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)
7-00 درثمین- حصہ اول-
7-30 متفرق پروگرام 8-00 لقاء مع العرب (نیا)

بقیہ صفحہ 6

آپ تشریف فرما رہے سب کی طرف آپ نے دیکھا اور سب کو یہ پتہ چلا کہ آپ انہیں دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں آپ کی تقریر تیسرے دن حضرت مولانا شمس صاحب نے پڑھ کر سنائی- اس موقعہ پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو تقریر فرمائی اس کا ذکر بھی کسی قدر تفصیل کے ساتھ حضرت قاضی صاحب نے کیا اور کہا کہ آپ نے (یعنی حضرت چوہدری صاحب نے) اپنی تقریر کا اختتام اس بات پر کیا کہ جماعت کو مزید دعوت الی اللہ کرنے والے افراد کی ضرورت ہے آپ نے خاص طور پر امراء کی طرف اشارہ فرمایا اور اسی طرح علماء کی طرف بھی- اور سید ولی اللہ شاہ صاحب نے جو تقریر فرمائی اس میں احادیث کا خاصا بڑا حصہ تھا- آپ بخاری کی تفسیر کرنے میں خاص شغف رکھتے ہیں-

حضرت قاضی صاحب نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بات بھی ذکر کرنا ہے جو آج سے چند ہفتے پہلے رونما ہوئی اور جس میں میں نے وزارت تعلیم پاکستان کی نمائندگی میں خاصا حصہ لیا- یہ یونیورسٹیوں کے سربراہوں کی کانفرنس تھی اور یہ سب لوگ جنوب مشرقی ایشیا سے تعلق رکھتے تھے- کراچی یونیورسٹی نے میزبانی کے فرائض ادا کئے- اس علاقے کی یونیورسٹیوں کے سربراہوں کے علاوہ برطانیہ امریکہ اور فرانس کے نمائندوں نے بھی شرکت کی- اسی طرح فلپائن تھائی لینڈ' ویٹ نام' لاؤس' آسٹریلیا' اور نیوزی لینڈ کے نمائندے بھی موجود تھے- اس کانفرنس کا افتتاح صدر ایوب نے کیا-

ہمارے نوجوان چینی احمدی محمد علی وانگ جو اب میڈیکل کالج کراچی میں ایک سینئر طالب علم ہیں کے ایک رشتہ دار کی وفات کے موقعہ پر ان سے تعزیت کی گئی آپ کے والد انقرہ میں فوت ہوئے جہاں اسلامک ہسٹری کی تدریس کا فریضہ سر انجام دے رہے تھے- غرض آپ نے اپنی اس مفصل رپورٹ میں بہت سی باتوں کا ذکر فرمایا-

یقیناً یہ بات نائیجیریا اور دی ٹرتھ کے لئے فخر کا باعث ہے کہ حضرت قاضی محمد اسلم صاحب جیسے بزرگ اور دانشور اس ہفتہ وار اخبار کے لئے پاکستان کی خبریں ارسال کیا کرتے تھے-

سستا علاج
بذریعہ ہومیو پیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار- ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر ۲۱۱۳۹۹

مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
فون: 254634

DISH MASTER
ڈش خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے
اسے اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں
احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات آپ تک صاف اور
واضح پہنچانے میں آپ کے اولین خدمت گار- ڈش ماسٹر- ربوہ
ڈش انٹینا کی پائیداری، گارنٹی اور بعد از فروخت سروس میں ہمارا کوئی ثانی نہیں
ہمارا نام اعلیٰ کوالٹی کا نشان
ہماری کوئی برانچ نہیں
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ- ربوہ
فونز: 211274 537-538
رہائش: 212487
بشارت احمد خان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے لڑاکا طیاروں نے جنگ بندی لائن پر پروازیں شروع کر دی ہیں۔ بھارتی فوج نے علاقے میں مشین گنوں سے زبردست فائرنگ کر کے پانی کے سپلائی کے نظام کو اڑا دیا۔ بھارتی فوج نے سرحدی علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ جبکہ بھارتی فوج جنگ بندی لائن پر بڑے پیمانے پر جنگی سازو سامان اکٹھا کر رہی ہے۔ اوڑی کے جنگی مرکز میں مزید فوج پہنچا دی گئی ہے۔ پاکستانی فوج نے جوابی کارروائی کر کے 3 بھارتی مورچے خاموش کرا دیئے۔

○ ظفروال روڈ پر قلعہ سوبھا سنگھ کے علاقہ میں موضع خان پور بولار میں دہشت گردوں اور پولیس میں 30 گھنٹے تک مورچہ بند لڑائی میں دو انسپکٹر ہلاک ہو گئے پورے گوجرانوالہ ڈویژن کی پولیس اور لاہور سے دستے طلب کر لئے گئے۔ تین یا چار ملزموں نے ایک بہت بڑے مکان میں پناہ لے رکھی ہے۔ ابھی تک ملزم پکڑے نہیں جا سکے۔

○ سندھ کے علاقے کندھ کوٹ سے تین بھارتی دہشت گردوں کو پیرا شوٹ کے ذریعے پاک سرزمین پر اترتے ہی رینجرز نے گرفتار کر لیا۔ وائرلیس سیٹ اور اہم نقشے برآمد کر لئے گئے۔

○ عراق میں جولائی سے ستمبر تک کئی بغاوتیں ہوئیں۔ سینکڑوں فوجی افسر گرفتار کر لئے گئے۔ متعدد کو قتل کر دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ "وزیر اعظم صاحبہ! مفاہمت کا وقت گزر چکا ہے۔" انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے جرنیلوں کے ساتھ ساز باز کی تھی اب وہ نظام بچانے کے لئے تعاون کی بات کر رہی ہیں۔ اس نظام کا جو حشر انہوں نے کیا ہے اس کے بعد بچا ہی کیا ہے۔ ان کی پارٹی کے سیکرٹری نے خود کہا کہ باوردی جرنیل ان کی سنٹرل ایگزیکٹو میں شریک تھا۔ وزیر اعظم جواب دیں کہ سرے محل کی رقم میراج طیاروں کے کمیشن سے ملی یا آبدوزوں کے کمیشن سے۔

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ بیورو کریسی اور فوج کا بھی احتساب ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ صرف سیاستدانوں کا نہیں بلکہ سب کا احتساب چاہئے۔ میرے خیال میں اس پر فوج کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ وہ رضاکارانہ طور پر ایسے افراد کے خلاف کارروائی میں مدد کریں گے۔ جس نے بھی لوٹ مار کی ہو اس کا احتساب ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

○ سیالکوٹ کے قریب بس الٹ جانے سے خواتین سمیت 10۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ بس میں سو سے زائد افراد سوار تھے۔ جن میں اکثریت محنت کشوں کی تھی۔

○ وزیر اعظم اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے درمیان براہ راست رابطہ بحال ہونے سے عدالتی بحران حل ہو گیا ہے۔ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر مکمل عملدر آمد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے متاثرہ ججوں میں سے چند کا موقف دوبارہ سننے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ چیف جسٹس کی ایران روانگی سے قبل وزیر اعظم سے ان کی فون پر گفتگو ہوئی۔

○ صدر لغاری اس ماہ یوگنڈا، زمبابوے اور سعودی عرب کا اور وزیر اعظم بے نظیر امریکہ اور برطانیہ کا دورہ کریں گے۔

○ راجہ سنٹر لاہور کے راجہ ریاض کے بیٹے فواد ریاض کے قتل کے الزام میں ڈی ایس پی الطاف 3۔ ایس ایچ او صاحبان سمیت 30۔ پولیس والوں پر قتل کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے بھی اس کا سخت نوٹس لیتے ہوئے کہا ہے کہ نئے آئی جی فواد کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔ سادہ پوش پولیس والوں کو گھروں میں گھسنے کی پالیسی انہوں نے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاہوریوں کو بے سہارا نہیں چھوڑا جائے گا۔

○ اپوزیشن کی اپیل پر کراچی میں ہڑتال کے دوران دو۔ افراد ہلاک ہوئے جبکہ 4 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ سرکاری دفاتر میں حاضری کم رہی۔ ہڑتال جزوی طور پر کامیاب تھی۔

○ عراق نے نوفلائی زون میں امریکی طیاروں پر میزائیلوں سے حملہ کیا۔ لیکن کوئی میزائیل نشانے پر نہیں لگا۔ عراق نے دھمکی دی ہے کہ ہم نوفلائی زون کا احترام ہرگز نہیں کریں گے۔

○ کردوں کے علاقے میں شمالی عراق میں کردوں کی متحارب پارٹیوں میں جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ایک پارٹی کی پشت پناہی ایران اور دوسری کی عراق کر رہا ہے۔

○ ملک عبدالعزیز مائیک ٹائی سن نے بروس سیلڈن کو صرف ایک منٹ 49 سیکنڈ میں شکست دے کر باکسنگ کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔

○ خلیجی ممالک پر مشتمل خلیج تعاون کونسل نے ترکی اور عراق کو متنبہ کیا ہے کہ وہ عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت سے باز رہیں۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 11- ستمبر 1996ء بروز بدھ دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ضرورت ڈپلومہ ہولڈرز

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے لئے گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے ۳ سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔ کم از کم ابتدائی تنخواہ تین ہزار روپے ماہانہ۔ سابقہ تجربہ اور اضافی قابلیت پر بڑھائی جا سکتی ہے۔
مفت سنگل رہائش اور دیگر مراعات مثلاً میڈیکل، گریجوئٹی، پنشن، سالانہ چھٹیاں لیبر قوانین کے مطابق۔ تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس ۱۸ جہلم
فون نمبر 0541-622428-29

عورتوں اور بچوں کی شافی علاج گاہ
جنبہ ہومیو ہسپتال
24 گھنٹے سروس
32/2 دار البرکات ربوہ فون نمبر 211219

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ANNOUNCEMENT
We offer modern Homoeopathic and Psychotherapeutic facilities.
Write or contact to get rid of your psychological & physiological problems such as Anxiety, Depression Phobia, Insomnia, Aggression, Children and marital adjustment problems etc.
CONSULTANT
MIAN SALMAN A. BABER
M.Sc.(Applied Psychology) DHMS RHMP
A STEP AHEAD IN SERVING HUMANITY
MIAN ATTA ULLAH PSYCHIC - CARE CENTRE
252/4 Islampura, Toba Tek Singh, Ph. 511256

جدید اور روایتی زیورات کے لئے
انوار گولڈ سمتھ
نند الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

ضروری اعلان، جن احباب کو ڈش انٹینا کا صحیح رزلٹ حاصل نہیں ہو رہا وہ جلد رابطہ کریں
تاکہ صحیح رزلٹ لانے میں انکی مدد کی جاسکے۔ فون: 212974

یہ ضرور لکھیں کہ: • ڈش کتنے فٹ کی ہے۔ • LNB کون سی ہے • ریسیور کونسا ہے
ہر سائز کا ڈش انٹینا خریدنے کیلئے اعتماد کا نام
• بہترین میٹریل • شاندار رزلٹ
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212974

نزلہ تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534